## سوال

(303) گاؤں میں جمعہ پڑھنا جائز نہیں؟

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اہل حدیث کے نزدیک گاؤں میں خواہ چھوٹا ہو یا بڑا جمعہ پڑھنا جائز ہے۔ مگر کسی حدیث سے ثابت نہیں کے رسول اللہ ﷺ نے بذات خود کسی گاؤں میں جمعہ پڑھایا ہو۔ یا کسی بستی والوں یا گاؤں والوں کو جمعہ پڑھنے کا حکم دیا ہو۔ اور نہ آپ کے زمانہ میں مدینہ شریف کے گردو نواح میں نزدیک یا دور کسی گاؤں میں جمعہ پڑھنا پایا گیا ہے۔ بلکہ جو لوگ دیہات میں جمعہ پڑھنا چاہتے تھے۔ وہ بھی مدینہ آکر جمعہ پڑھ جاتے تھے۔ اور جب رسول خدا ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو قبا میں تین دن رہے اور ایک مسجد بھی وہاں بنوائی مگر جمعہ کے دن قبا میں جمعہ نہیں پڑھایا وہاں سے روانہ ہو کر مدینہ میں آکر جمعہ پڑھایا بلکہ قبا والوں کو حکم دیا کہ مدینہ میں آک جمعہ پڑھا کرو۔ اس سے ثابت ہوا کہ گاؤں میں جمعہ پڑھنا جائز نہیں۔

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

دیہات میں جمعہ کے جواز پر امام بخاری نے دو روایتیں لکھی ہیں۔ ایک ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے۔ کے مسجد نبوی میں جمعہ قائم ہونے کے بعد گاؤں میں جمعہ قائم ہوا تھا۔ گو اس روایت میں اس بات کا ذکر نہیں کہ با اجازت آپ ﷺ ہوا تھا مگر عام صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کی عادت ہ تھی کہ اس قسم کے کام اجازت ہی سے کیا کرتے تھے۔ دوسری حدیث امام مدوح لائے ہیں۔ جس کا مضمون ہے کہ تم مسلمانوں میں سے ہر ایک حاکم ہے۔ اور ہر ایک کو محکوم سے وسوال ہوگا۔ میں کہتا ہوں جمعہ کی فرضیت بالاتفاق ہے۔ ہاں اس کو بعض شرائط میں اختلاف ہے۔ منجملہ شہر کا ہونا بھی شرط لگائی جاتی ہے۔ اس کا ثبوت کسی صحیح حدیث مرفوع سے نہیں ہے۔ لہٰذا جمعہ ہر مسلمان بالغ مرد پر فرض ہے رہا یہ کہ گاؤں والے مدینہ میں آکر پڑھتے تھے۔ بہ بیت فرض نہ آتے تھے۔ بلکہ بہ نیت حضور ﷺ جماعت نبویہ در مسجد نبوی۔ لاغیر ایام قیام قبا میں جمعہ فرض نہ ہوا تھا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

**جلد01ص510**

محدث فتویٰ